قرآن - تمثیلات نبویؐ میں

محمد اسلام عمری ٥

بہت سی ایسی احادیث ہیں جن میں قرآن مجید کی اہمیت' فضیلت اور اس پر غور و فکر کو تمثیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہاں چند احادیث پیش کی جا رہی ہیں:

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن کی مثال اس بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے۔ اگر اس کی نگرانی کی جائے تو جائے قرار پر رکا رہتا ہے اور اگر چھوڑ دیا جائے تو بھاگ جاتا ہے (مسلم 'کتاب فضائل القرآن' باب الامر بتعهد القرآن)۔

تجربہ بتاتا ہے کہ قرآن مجید جس قدر آسان ہے اسی طرح بآسانی یاد بھی ہو جاتا ہے لیکن بہت جلد سینوں سے نکل بھی جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مثال سے یوں سمجھایا ہے کہ جس طرح ایک اونٹ کو رسی سے کسی جگہ باندھ دیا جائے جب تک اس کی رسی مضبوط رہتی ہے تو اونٹ اس جگہ رکا رہتا ہے لیکن جیسے ہی اس کی رسی ٹوٹی یا ڈھیلی ہوئی اونٹ بھاگ جائے گا۔ ایسے ہی اگر دلوں میں قرآن مجید کی حفاظت نہ کی گئی تو اس کا بھی یہی حال ہو گا۔ اس کی طرف سے معمولی بے رغبتی اس کے بھول جانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ قرآن مجید کی فراموشی پر بڑی سخت وعید آئی ہے۔ مومن کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور یاد رکھنے کی فکر کرنا چاہیے۔

امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو حفاظت قرآن پر ابھار رہے ہیں اور اس کے نسیان کے برے انجام سے آگاہ کر رہے ہیں (نووی' شرح مسلم' ج ا' ص ۲۶۷)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث میں حفاظت قرآن کی طرف کتنی اچھی مثال کے ذریعے توجہ دلائی ہے۔ اس میں رغبت بھی ہے اور قرآن مجید کے تعلق سے بیداری بھی۔

---

٥ ریسرچ اسکالر' ادارہ تحقیق و تصنیف' علی گڑھ' بھارت

قرآن مجید سے تعلق کی استواری ایمان و نفاق کی کسوٹی ہے۔ جس کا ایمان جس قدر پختہ ہو گا اس کے بقدر قرآن مجید سے اس کا رشتہ مضبوط ہو گا اور جو نفاق سے قریب ہو گا وہ قرآن مجید سے دور ہو گا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال چکوترا کی سی ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہے اور خوشبو بھی۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن اس کا مزہ شیریں ہے۔ اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو ہی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہے (ترمذی، ابواب الامثال، باب ماجاء مثل المومن القاری للقرآن)۔

محدث عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ نے اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ مومن اس پر غور کرے اور اس غور و فکر کے نتیجے میں جو بات اس کے ذہن میں آئے اس کے مطابق عمل کرے تو کماحقہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ورنہ قرآن مجید کے استفادے سے وہ محروم ہی رہے گا (تحفۃ الاحوذی، ج ۴، ص ۳۸)۔

اس خوب صورت مثال میں قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن اور منافق کی کیفیت کو واضح کیا گیا ہے۔ قرآن پڑھنے کا خوشبو سے اور ایمان و نفاق کا مزے سے تعلق بیان کیا گیا ہے۔ مومن قرآن پڑھے تو مزہ بھی اچھا، خوشبو بھی اچھی۔ اور منافق نہ پڑھے تو مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی غائب۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان سے مالا مال کرے اور قرآن سے ایسا تعلق رکھے کہ ہم اس کی تلاوت کریں اور اس پر غور و فکر کریں اور اپنی زندگی اس کے مطابق ڈھالیں۔

O

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلند آواز سے تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ علی الاعلان صدقہ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا خاموشی کے ساتھ صدقہ کرنے والے کے مثل ہے (ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب بغیر عنوان)۔

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی فہم کا اظہار کرنے والا علی الاعلان صدقہ کرنے والے کی طرح ہے کہ علی الاعلان صدقہ کرنے سے دوسروں کو بھی اس کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ نیز دوسروں کے اندر بھی انفاق کا جذبہ ابھرتا ہے۔ چنانچہ وہ بھی خلق خدا کے ساتھ تعاون و ہمدردی کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ اسی طرح فہم قرآن کا اظہار کرنے سے دوسرے بندوں کے اندر بھی فہم قرآن کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے، وہ یہ سوچنے پر

مجبور ہو جائیں کہ قرآن مجید انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے تو اس سے رہنمائی کیوں نہ حاصل کی جائے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ بھی ہے کہ خاموشی کے ساتھ صدقہ دینا اس اعتبار سے افضل ترین عبادت ہے کہ اس سے انفاق کرنے والے کے دل میں ریا و نمود کا کوئی شائبہ نہیں آتا۔ ایسا صدقہ سراپا خلوص ہوتا ہے۔ لینے والے کے دل میں بھی کسی طرح کی کوئی خفت و شرمندگی نہیں ہوتی۔ اسی طرح خاموشی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے والا یا اس پر غور و فکر کرنے والا اپنے کام میں مخلص ہوتا ہے' اس کے اندر فہم قرآن کا غلط کبر و غرور پیدا نہیں ہونے پاتا۔ وہ نہایت خاموشی کے ساتھ کتاب اللہ سے تعلق قائم کر کے اپنے رب سے اپنا رشتہ استوار کر لیتا ہے۔ اس طرح قرآن مجید پڑھنے والا اور صدقہ کرنے والا دونوں حالتوں میں اجر سے نوازا جاتا ہے۔

ترمذی کے اردو مترجم علامہ بدیع الزماںؒ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے: "مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے۔ اس لیے کہ اہل علم کے نزدیک چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے۔ اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ چھپا کر صدقہ کرنے میں آدمی عجب سے بچتا ہے۔ اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر (ترمذی ' مترجم ج ۲' ص ۳۴۹)۔

حدیث کے اس پہلو کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ حالات اور وقت کی مناسبت سے کبھی صدقہ علی الاعلان دینا موزوں ہوتا ہے تو کبھی نہایت خاموشی کے ساتھ دینا مفید۔ اسی طرح قرآن مجید کبھی باآواز بلند پڑھنا بہتر ہوتا ہے تو کبھی خاموشی کے ساتھ۔

قرآن مجید کی تعلیمات سے دل کو خالی نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ایمان کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔

O

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی قرآن نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔ (ترمذی ' ابواب فضائل القرآن' باب ماجاء فی من قرا حرفا من القرآن ماله من اجر)

قرآن دل میں ہونے کی کیفیت کو ہر مسلمان محسوس کر سکتا ہے۔ محض حفظ مراد نہیں ہے بلکہ استحضار ہو۔ عام معاملات زندگی میں دل جو رہنمائی دے وہ قرآن سے ماخوذ ہو۔ جہاں سے رہنمائی نہ ملے' اس کے ویران گھر ہونے میں کیا شبہ ہے؟ زندگی قرآن ہی سے ہے۔

O

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تعلیم حاصل کرو' اس کو پڑھو اور حفاظت کرو کیوں کہ جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی' اس کو پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا' اس کی مثال اس میان کی سی ہے جس میں مشک بھرا ہوا ہے' اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی ہے۔ اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی لیکن اس سے غافل ہو گیا' قرآن اس کے ذہن ہی میں رہ گیا' اس کی مثال اس میان کی سی ہے جس کا منہ مشک کے اندر باندھ دیا گیا ہے (ابن ماجہ 'باب فضل من تعلم القرآن وعلمه)۔

قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف رغبت دلانے کا یہ بھی ایک اسلوب ہے۔ قرآن کی تعلیم حاصل کر لینا کمال کی بات نہیں بلکہ اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید کے مطابق عمل کرنے سے نہ صرف مومن کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ دوسرے بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ خوشبو ہر ایک کو پہنچتی ہے۔ اس کے برخلاف قرآن مجید سے غافل رہنے والا انسان خسارے میں رہتا ہے۔

ان چند احادیث کے مطالعے سے مومن کی زندگی کے لیے قرآن سے تعلق کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو قرآن مجید کی تعلیم سے آراستہ ہونے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

امریکہ اور کینیڈا میں ترجمان القرآن

اشاعت میں زیادہ سے زیادہ اضافے کی کوشش مسلسل جاری ہے۔ اس میں ہر ممکن تعاون کیجیے' ہر اردو پڑھنے والے تک پہنچایئے۔ پاکستان اور بھارت میں اپنے اعزہ و احباب کے نام جاری کروایئے۔

پاکستان کے احباب امریکہ میں اپنے اعزہ و احباب کو متوجہ کریں۔

ISLAMIC EDUCATION AND MEDIA

730 , E10 Str. Brooklyn NY 11230

فون اور فیکس : 421-5428 (718) ای میل : UMAR ABDUL@AOL.COM